Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱-۷۶ | اتوار ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، ۲۷ اخاء ۱۳۷۰ ہش، ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۴۱

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت

"بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بدبھی ہیں۔ تب بھی ہماری دُعائیں تو قبول ہو ہی جاتی ہیں اُن کو دھوکے میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اتنا رحم فرمانے والا ہے کہ جب ایک انسان ایک اضطرار کی حالت میں دُعا کرتا ہے اور وقتی طور پر مخلص ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اُس کو رَدّ نہیں کرسکتی۔"
(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ایمان کے انواع اَوّلیہ بھی سات ہیں اور ایک اور آخری درجہ ہے جو موہبت الٰہی سے عطا کیا جاتا ہے۔ اس لئے بہشت کے بھی سات ہی دروازے ہیں اور آٹھواں دروازہ فضل کے ساتھ کھلتا ہے۔ غرض یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہشت اور دوزخ جو اُس جہان میں موجود ہوگی، وہ کوئی نئی بہشت و دوزخ نہ ہوگی بلکہ انسان کے ایمان اور اعمال ہی کا وہ ایک ظلّ ہیں اور یہی اس کی سچّی فلاسفی ہے۔ وہ کوئی ایسی چیز نہیں جو باہر سے آکر انسان کو ملے گی، بلکہ انسان کے اندر ہی سے وہ نکلتی ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۷۳)

"اب یہ کیسی صاف بات ہے کہ جیسے بہشتی زندگی اسی دُنیا سے شروع ہوتی ہے۔ اسی طرح پر دوزخ کی زندگی بھی یہاں ہی سے انسان لے جاتا ہے جیسا کہ دوزخ کے باب میں فرمایا۔ دوزخ وہ آگ ہے جو خدا کا غضب اس کا منبع ہے اور وہ گناہ سے پیدا ہوتی ہے اور پہلے دل پر غالب ہوتی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس آگ کی جڑ وہ ہموم غموم اور حسرتیں ہیں جو انسان کو آگھیرتی ہیں، کیونکہ تمام رُوحانی عذاب پہلے دل سے ہی شروع ہوتے ہیں۔ جیسے تمام رُوحانی سُروروں کا منبع بھی دل ہے۔ اور دل ہی سے شروع ہونے بھی چاہئیں۔ کیونکہ دل ہی ایمان یا بے ایمانی کا منبع ہے۔ ایمان یا بے ایمانی کا شگوفہ بھی پہلے دل ہی سے نکلتا ہے اور پھر تمام بدن اور اعضاء پر اس کا عمل ہوتا ہے اور سارے جسم پر محیط ہو جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ بہشت اور دوزخ اسی دُنیا سے انسان ساتھ لے جاتا ہے۔ اور یہ بات بھولنی نہ چاہیئے کہ بہشت اور دوزخ اس جسمانی دُنیا کی طرح نہیں بلکہ ان دونوں کا مبداء اور منبع رُوحانی امور ہیں۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۷۳ و ۵۷۴)

ربوہ: ۲۵ اکتوبر۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ دیتے ہوئے بیت الذکر کے احترام آداب اور روحانی امور کی طرف توجہ دلائی۔ مولانا نے کہا کہ اللہ کے گھروں کی رونق بڑھائیں اگر اللہ کے گھر کی رونق نہ بڑھائیں گے وہاں بروقت نہ آئیں گے تو خدا کا خوف دلوں میں پیدا نہیں ہوگا اور کردار مستحکم نہیں ہوں گے اور عام زندگی میں بہتری پیدا نہیں ہوگی۔ مولانا نے کہا کہ خانۂ خدا کے آداب کا خیال رکھنا بھی بڑا ضروری ہے۔ خدا کے گھر میں آئیں تو یہاں سے کچھ لے کر نکلیں اللہ سے مانگیں اور جی بھر کے مانگیں۔ اللہ سے دُعا کرتے رہیں کہ وہ ہمیں اپنے ہی در کا فقیر بنا کر رکھے اس کے سوا اور کہیں جانے کی ضرورت ہمیں پیش نہ آئے۔

سانحۂ ارتحال

مکرم حکیم محمد رفیع صاحب ناصر (ناصر دواخانہ۔ ربوہ) اطلاع دیتے ہیں کہ انکی ہمشیرہ محترمہ صغریٰ شمیم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل الدین صاحب لندن میں وفات پاگئی ہیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ حضور ایدہ اللہ نے مورخہ ۲۵ اکتوبر کو لندن میں نماز جمعہ سے پہلے انکی نماز جنازہ پڑھائی۔ موصوفہ کی میت ربوہ لائی جارہی ہے اور مورخہ ۲۷ اکتوبر بروز اتوار صبح نو بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔
احباب موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں
اندرون پاکستان الفضل کے خریداران کے خریداری نمبر تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ طبع شدہ چٹ پر جو خریداری نمبر درج ہے وہ نیا خریداری نمبر ہے۔
(مینیجر)

ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے رہو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"اللہ جل شانہٗ چونکہ رب ہے اور بے مانگے اس نے نعمتیں دی ہیں اور پھر مقدرت۔ قوت اور استطاعت بھی اس نے دی ہے۔ اور اس امکان سے جو (د-) میں وعدہ دیا ہے۔ اس قدرت سے جو پاک نتیجے مترتب ہوں اس کے فضل سے ہوتے ہیں۔ ہاں اسی کے فضل سے ہوتے ہیں۔ اس کی ربوبیت عامہ۔ رحم فضل وسیع اور بلا مبادلہ ہے اور وہ رحم جو بامبادلہ ہے وہ مالکیت چاہتی ہے ان سب نوازشوں اور مہربانیوں پر نگاہ کرکے

باقی صـ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷؍اخاء ۱۳۷۰ہش ۲۷؍اکتوبر ۱۹۹۱ء

تعلق کا کمال

انسانی رشتے تعلق سے بنتے ہیں۔ اور تعلق ہی سے محبت پیدا ہوتی ہے، اور درجہ بدرجہ بڑھتی ہے۔ تعلق نہ ہو تو رشتہ بھی معدوم اور محبت بھی ناپید۔ اور سب سے پہلے تعلق پیدا ہوتا ہے۔ ماں باپ سے، بہن بھائیوں سے۔ اور یہی تعلق رشتہ کا ضامن ہوتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں ناکہ رشتہ داری ملنے جلنے سے ہوتی ہے۔ یعنی تعلق سے ہوتی ہے۔ تعلق توڑ لیا جائے یا اس سے غفلت برتی جائے تو رشتہ داری بے معنی ہو جاتی ہے۔ زندگی میں اس کی مثال یوں ملتی ہے کہ بعض اوقات دوستوں پر اعتماد زیادہ ہوتا ہے اور وہ جنہیں اپنا کہنا چاہیئے۔ یعنی رشتہ دار۔ ان پر کم۔ یہ بھی ساری تعلق ہی کی بات ہے۔ دوست تعلق رکھے گا تو بھائی سے بھی بڑھ کر ہو گا۔ اور اس سے زیادہ قریب تر بھی۔

رشتہ داری کے تعلق کے علاوہ ایک اور تعلق بھی ہوتا ہے۔ اور وہ ہے خدا سے۔ خدا کا ہم سے تعلق تو ہے ہی۔ اسی نے پیدا کیا ہے اور اسی نے سب کچھ دیا ہے۔ وہ زندہ رکھتا ہے تو ہم زندہ رہتے ہیں۔ وہ مار دیتا ہے تو ہم ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن دیکھنے والی بات تو یہ ہے کہ ہم اس سے کیسا تعلق رکھتے ہیں: اس کا کیسے خیال کرتے ہیں۔ اس کی بات کس طرح اور کس حد تک مانتے ہیں۔ اگر ہم اس سے تعلق رکھیں اور اس تعلق کو لمحہ بہ لمحہ اور درجہ بدرجہ بڑھاتے رہیں تو یہ اس تعلق سے وفاداری کا مظاہرہ ہو گا۔ جو وہ ہم سے رکھتا ہے۔ اور یہی وہ تعلق ہے۔ ہمارا خدا سے تعلق۔ جو اصل تعلق ہے۔ جو نہ ٹوٹنے والا تعلق ہے۔ جو ہمیشہ مفید ثابت ہونے والا تعلق ہے۔ جو اس دنیا میں بھی کارگر ہے اور دوسری دنیا میں بھی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے، فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک جسمانی تعلقات، جیسے ماں باپ بھائی بہن وغیرہ کے تعلقات۔ دوسرے روحانی اور دینی تعلقات۔ یہ دوسری قسم کے تعلقات اگر کامل ہو جائیں تو سب قسم کے تعلقات سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔"

ان تعلقات کو کمال تک پہنچانے کے لئے حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ کسی اہل اللہ کی صحبت میں ایک لمبا عرصہ تک رہنے کی ضرورت ہے۔ گویا خدا سے تعلق رکھنے والے سے تعلق رکھنا۔ خدا سے ملنے کے لئے خدا سے والوں سے ملنا ضروری ہے۔

جس راہگذر پر مجھے جانا ہے بہت دور
کہتے ہیں کہ وہ راہ تو کانٹوں سے اٹی ہے
منزل پہ پہنچ جانے کی سوغات عطا کر
گرچہ ترے اس بندے کی جھولی تو پھٹی ہے

—— ابوالاقبال

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا منظوم عربی کلام

وَ اَرَانِی جَنَانِی فِی جَنَانِی

(میرا بہشت اس نے میرے دل میں ہی دکھا دیا)

هَوِیتُ الْحِبَّ حَتّٰی صَارَ رُوحِی — وَ اَرَانِی جَنَانِی فِی جَنَانِی
میں نے اس پیارے (خدا) سے محبت کی یہاں تک کہ وہ میری جان ہو گیا اور میرا بہشت اس نے میرے دل میں ہی دکھا دیا

بِوَجْهِ الْحِبِّ لَسْتُ حَرِیصَ مُلْکٍ — کَفَانِی مَا اَرٰی نَفْسِی کَفَانِی
اس پیارے کی قسم ہے کہ میں کسی ملک کا حریص نہیں اور یہ میرے لئے کافی ہے کہ میں اپنے نفس کو فنا کی حالت میں دیکھتا ہوں

عَمُودُ الْخَشْبِ لَا اَبْغِی لِسَقْفِی — وَحِبِّی صَارَ لِی مِثْلَ الْاُسْطُوَانِ
میں لکڑی کے ستون اپنی چھت کے لئے نہیں چاہتا اور میرا پیارا میرے لئے ایسا ہو گیا ہے جیسا کہ ستون

وَرِثْنَا الْمَجْدَ مِنْ ذِی الْمَجْدِ حَقًّا — وَصُبِّغْنَا بِمَحْبُوبٍ مُقَانِی
ہم نے بزرگی کو خدائے ذو المجد سے پایا اور اس ملنے والے پیارے کے رنگ سے ہم رنگے گئے

دَخَلْتُ النَّارَ حَتّٰی صِرْتُ نَارًا — وَنَخْلِی فَاقَ اَفْکَارَ الْاَمَانِی
میں آگ میں داخل ہوا یہاں تک کہ میں آگ ہی ہو گیا اور میری کھجور امیدوں کے فکروں سے بہت بلند بڑھ گئی

خُمُورِی مُنْتَقَاۃٌ غَیْرُ کَدْرٍ — مُشَعْشَعَۃٌ بِمَاءِ الْاِقْتِرَانِ
میری شراب ایک چنی ہوئی شراب ہے اور مصفا ہے جس میں الٰہی محبت کا پانی ملایا گیا ہے۔

وَلَسْتُ مُوَارِیًا عَنْ عَیْنِ رَبِّی — وَاِنَّ اللّٰہَ خَلَّاقِی یَرَانِی
اور میں اپنے رب کی آنکھ سے پوشیدہ نہیں ہوں اور خدا جو میرا پروردگار ہے مجھے دیکھ رہا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا ادب کرنا (ہے) یہ بھی بظاہر چھوٹی سی بات ہے ابتدائی چیز ہے لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندر نجی طور پر پیدا ہوتے ہیں یا ایک دوسرے سے تعلقات میں پیدا ہوتے ہیں ان میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے۔ ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا رجحان پایا جاتا ہے جس سے بسا اوقات وہ باخبر ہی نہیں ہوتے جس طرح کانٹے دکھ دیتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ روحانی طور پر سوکھ کر کانٹے بن جاتے ہیں اور ان کی روزمرہ کی باتیں چاروں طرف دکھ بکھیر رہی ہوتی ہیں تکلیف دے رہی ہوتی ہیں اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ایسے اگر مرد ہوں تو ان کی عورتیں بے چاری ہمیشہ ظلموں کا نشانہ بنی رہتی ہیں اور اگر عورتیں ہوں تو مردوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ یہ بات بھی ایسی ہے جس کو بچپن سے ہی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ گھر میں بچے جب آپس میں ایک دوسرے سے کلام کرتے ہیں۔ اگر وہ آپس میں ادب اور محبت سے کلام نہ کریں اگر چھوٹی چھوٹی بات پر تو تو میں میں اور جھگڑے شروع ہو جائیں تو آپ یقین جانئے کہ آپ ..... ایک ایسی نسل پیدا کر رہے ہیں جو آئندہ زمانوں میں قوم کو تکلیفوں اور دکھوں سے بھر دے گی اور آپ اس بات کے ذمہ دار ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

عِلمی مسائل

جب حضرت مریمؑ نے کہا کہ اگر تم میں کچھ تقویٰ ہے اور تم خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہو تو رحمان کے نام سے پناہ مانگتی ہوں۔ تو فرشتہ نے کہا گھبراؤ نہیں۔ میں تو تمہارے رب کی طرف سے ایک پیغامبر کے طور پر آیا ہوں۔ ( ) تاکہ میں تم کو ایک زکی غلام دوں۔

رسول کا لفظ بتاتا ہے کہ بعض لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ شخص درحقیقت حضرت مریمؑ کا خاوند تھا۔ یا خدا تعالیٰ کی طرف سے خاوند تجویز کیا گیا تھا۔ یہ درست نہیں۔ کیونکہ وہ یہ نہیں کہتا کہ میں کوئی کام کرنے آیا ہوں۔ بلکہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے صرف ایک پیغامبر کے طور پر بھجوایا گیا ہوں تاکہ میں تم کو ایک زکی غلام دوں! اھب کے متعلق بھی خیال ہو سکتا ہے کہ شاید اس کے معنے دینے کے ہوں۔ اور مراد یہ ہو کہ وہ تعلقات رکھے لیکن یہ بھی درست نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم کا یہ طریق ہے کہ جو چیز یقینی اور قطعی ہو وہ ایسے الفاظ میں بیان کرتا ہے جن میں شبہ کی کوئی گنجائش نہ ہو۔ مثلاً مستقبل کی خبر بیان کی جاتی ہے۔ تو اسے ماضی کے صیغہ میں بیان کیا جاتا ہے۔ یہ بتانے کے لئے کہ تم اس بات کو ایسا ہی سمجھو جیسا کہ یہ ہو چکی ہے اسی طرح اس پیشگوئی پر زور دینے کے لئے کہ یہ پیشگوئی ضرور پوری ہو گی اس نے اھب کہا جس کے معنے یہ ہیں کہ میں دینے آیا ہوں۔ یعنی اس بات کو ایسا ہی سمجھو کہ گویا بیٹا مل گیا ہے۔ ورنہ سب جانتے ہیں کہ لڑکا خدا دیا کرتا ہے۔ فرشتہ نہیں دیا کرتا پس اھب لک سے مراد لڑکے کی خبر ہے نہ کہ لڑکا دینا۔ خدائی خبر چونکہ یقینی ہوتی ہے۔ اس لئے اسے گویا چیز کے مل جانے کے برابر ظاہر کیا اور اس نے کہا کہ میں خدائی وحی کے مطابق تجھ کو ایک پاک لڑکا دینے آیا ہوں۔ یعنی میں اس لئے آیا ہوں کہ تجھ کو ایک پاک لڑکے کے پیدا ہونے کی خبر دوں۔ اور یہ کشف قطعی اور یقینی ہے اسے ایسا ہی سمجھو جیسا کہ لڑکا مل گیا ہے۔ حضرت مریم بھی زکریا کی طرح تعجب کا اظہار کرتی ہیں اور فرماتی ہیں۔ میرے ہاں بچہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ اس جگہ غلام سے مراد بچہ ہی ہے۔ بڑی عمر کا انسان مراد نہیں۔ یوں تو بڑی عمر کا آدمی بھی عربی زبان کے لحاظ سے غلام کہلاتا ہے لیکن یہ چونکہ مریم کا کلام ہے اور ان کے لئے حیرت کی بات بچہ پیدا ہونا ہی تھا اس لئے اس جگہ غلام کے معنے بچہ ہی کے لئے جائیں گے۔ بہر حال حضرت مریم کو تعجب پیدا ہوا کہ میرے ہاں کس طرح بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔ جبکہ مجھے نہ تو کسی مرد نے چھوا ہے اور نہ میں باغیہ ہوں۔

اگر حضرت مریم کے اس استعجاب کو ظاہری حالات پر محمول کیا جائے اور خواب میں بھی ان کے وہی حواس سمجھے جائیں جو جاگتے ہوئے ہوتے ہیں تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ چونکہ ظاہر میں ایسی بات ناممکن ہوتی ہے اس لئے رویاء میں بھی انہوں نے وہی بات کہہ دی جو ظاہر میں کہی جاتی ہے۔ خواب میں دونوں قسم کی کیفیات انسان پر وارد ہوتی ہیں۔ کبھی صرف نظارہ اور کلام تاثیر رویاء کے نیچے ہوتا ہے۔ دلی جذبات تاثیر رویاء کے نیچے نہیں ہوتے کبھی انسان دیکھتا ہے کہ بیٹا مارا گیا ہے اور وہ بڑا خوش ہے۔ حالانکہ بیٹے کے مرنے پر انسان کو خوشی نہیں ہو سکتی۔ وہ ضرور روتا اور غمزدہ ہوتا ہے۔ پس جب وہ رویاء میں بیٹے کے مرنے پر خوش ہوتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ رویاء میں اس کے جذبات تاثیر رویاء کے نیچے تھے۔ ورنہ بیٹے کے مارے جانے پر اسے رونا چاہیئے تھا۔ اگر وہ خوش ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ اس کے قلب کی کیفیت بھی رویاء کے ماتحت تھی۔ لیکن بعض دفعہ دیکھے گا کہ بیٹا مارا گیا ہے اور میں رو رہا ہوں۔ اب جہاں تک بیٹے کے مارے جانے کا سوال ہے۔ اس کی تعبیر تو یہ ہو گی کہ اس کا بیٹا نیک ہو گا اور دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے گا۔ اب اس تعبیر پر اسے خوش ہونا چاہیئے تھا۔ مگر چونکہ اس نے دیکھا کہ وہ رو رہا ہے اس لئے ہم یہ کہیں گے کہ اس کا رونا رویاء کی تعبیر کے نیچے تھا۔ بلکہ ظاہری کیفیات کے تابع تھا۔ غرض کبھی تاثیر قلبی رویاء کے نظارے کے ماتحت ہوتی ہے۔ اور کبھی رویاء کے نظارے کے ماتحت نہیں ہوتی۔ ایک شخص خواب میں گنا دیکھتا ہے۔ اور بڑا خوش ہوتا ہے۔ حالانکہ گنے کی تعبیر غم ہے۔ پس خواب میں اس کا خوش ہونا بتاتا ہے کہ اس وقت تعبیر اس پر اثر نہیں کر رہی تھی۔ بلکہ ظاہری حالات اثر کر رہے تھے۔ چونکہ ظاہر میں انسان گنا ملنے پر خوش ہوتا ہے اس لئے خواب میں بھی وہ خوش ہو گیا اور اگر وہ گنا ملنے پر رو رہا ہے۔ تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس وقت اس کے دل کی کیفیت بھی رویاء کے تعبیر کے نیچے تھی۔ یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جس کو صرف علم تعبیر الرویاء جاننے والے ہی سمجھ سکتے ہیں دوسرے لوگ نہیں۔ پس اگر اس قول سے حضرت مریم کی تعبیر ظاہری مراد لی جائے تو اس سے صرف اتنا نکلے گا کہ چونکہ ظاہر میں ایسی باتیں بری سمجھی جاتی ہیں اس لئے جب اس نے یہ بات کہی تو حضرت مریم نے کہا ہائے! ہائے! تم کیسی بات کر رہے ہو۔ کبھی مردوں کے بغیر بھی بچہ پیدا ہوا ہے۔ اور اگر یہ الفاظ بھی تعبیر رویا کے ماتحت سمجھے جائیں تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ چونکہ ان کو بلا مرد کے ایک بچہ کی ولادت کی خبر دی جا رہی تھی اس لئے وہ حیرت ظاہر کر رہی ہیں کہ کیا خدا مجھ سے یہ سلوک کرے گا۔

بہر حال اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ حضرت مریم نے یہی سمجھا تھا کہ بغیر شادی کے اور شادی سے پہلے اولاد ہو گی۔ کیونکہ (کسی نے مجھے چھوا نہیں) بتاتا ہے کہ وہ سمجھتی تھیں کہ اولاد اس رویاء کے دن کے بعد شادی سے پہلے ہو گی۔ ورنہ ماضی کے ذکر کی نفی کے معنی کیا ہوئے دوسرے (میں باغیہ نہیں) بھی یہی بتاتا ہے پہلا حصہ جائز تعلق کی نفی کرتا ہے اور دوسرا ناجائز تعلق کی۔ آئندہ شادی کے ہونے یا نہ ہونے کا وہ ذکر تک نہیں کرتیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سامنے اس وقت یہ سوال نہیں تھا کہ مجھے وقف کیا ہوا ہے۔ اس لئے میرے ہاں اولاد نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس وقت ان کے سامنے اپنی ماضی کی حالت تھی۔ جس میں اولاد ناممکن تھی۔ اگر آئندہ تعلقات کے نتیجہ میں وہ اولاد کا وعدہ سمجھتیں تو وہ یا تو یہ کہتیں کہ میری تو شادی نہیں ہو سکتی پھر اولاد کیسی اور یا پھر شادی کا احتمال تھا۔ تو وہ اس وعدے پر تعجب نہ کرتیں۔

حضرت مریم کس طرح حاملہ ہوئیں یہ ایک الٰہی راز ہے جو قانون قدرت سے بالا ہے یا اگر قانون قدرت میں ہی شامل ہے تو یہ ایک ایسا حصہ جس کا ابھی انسان کو علم نہیں ہو سکا قانون قدرت کے بھی کئی راز ایسے ہیں جن کا ابھی انسان کو پتہ نہیں لگا۔ جیسے ایٹم بم کا اس سے پہلے نسل انسانی کو کوئی علم نہیں تھا۔ لیکن اب اس کا انکشاف ہوا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے کئی راز ایسے ہیں جن کو ابھی دنیا دریافت نہیں کر سکی انہی اسرار میں سے ایک بن باپ ولادت بھی ہے۔ بہر حال وہ خدا جس نے کن سے سب کچھ پیدا کیا ہے وہ مادہ میں بھی نئے تغیر پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ تاریخ میں ہمیں بعض ایسی شہادتیں بھی نظر آتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اور بچے بھی بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔ مثلاً منچو خاندان جو چین پر حکمران تھا اور جو ۱۹۱۲ء یا ۱۹۱۳ء میں آکر تباہ ہوا اس کی بنیاد بھی اسی طرح پڑی کہ اس خاندان کی ایک پڑدادی بغیر نکاح کے حاملہ ہو گئی لوگوں نے بڑا شور مچایا مگر اس نے کہا اس میں میرا کوئی قصور نہیں وہ کسی گڈریا کی بیٹی تھی۔ اس نے کہا میں ایک دن اپنے جانور چرا رہی تھی کہ ایک فرشتہ نازل ہوا اور اس نے کہا میں تجھ پر خدا کا نور ڈالتا ہوں۔ تیرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہو گا اور اسی لڑکے کا لڑکا سارے چین کا بادشاہ ہو گا۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ مجھے حمل ہو گیا ہے پس اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔ لوگوں نے یہ بات سنی تو انہوں نے کہا یہ عورت ایک آئندہ کی خبر بتا رہی ہے انتظار کرو کہ کیا ہوتا ہے چنانچہ ۹ ماہ کے بعد اس کے ہاں لڑکا پیدا ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اس عورت کی پہلی بات تو سچی ہو گئی۔ اب اگلی خبر کا انتظار کرنا چاہیئے چنانچہ وہ لڑکا جوان ہوا اور ۱۸، ۲۰ سال کی عمر میں اس کی شادی ہو گئی۔ پھر جلدی ہی اس کے ہاں بھی ایک لڑکا پیدا ہو گیا وہ لڑکا پندرہ سولہ برس کا تھا کہ ملک میں فساد ہو گیا۔ چونکہ وہ بہادر تھا۔ اس نے نوجوانوں کو اپنے ساتھ ملایا اور حملہ کر کے اردگرد کے دیہات پر قابض ہو گیا۔ اس کامیابی سے اس کا حوصلہ بڑھا اور اس نے آگے قدم بڑھایا پھر وہاں کامیابی ہوئی تو اور آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ ہوتے ہوتے وہ چین کا بادشاہ بن گیا اس واقعہ نے ثابت کر دیا کہ جو کچھ اس عورت نے کہا تھا درست تھا۔ اور اسے خدا نے ہی یہ خبر دی تھی۔ اسی طرح چنگیز خان جو ترکوں کی دوسری نسل کا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری ظہور احمد باجوہ

حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب

اخبار الفضل میں مکرم و محترم نسیم سیفی صاحب کا ایک مثالی داعی الی اللہ حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب کو ہدیہ عقیدت پڑھ کر میری یادداشت ایک لمحہ میں چالیس سال پیچھے کی طرف لوٹ گئی ۔ جب میں انگلستان میں تھا سیدنا حضرت فضل عمر کا مجھے ایک خط ملا کہ مولوی نذیر احمد علی صاحب مغربی افریقہ سے برائے لندن واپس آرہے ہیں۔ وہ بیمار ہیں اور ڈاکٹروں نے ٹی بی تشخیص کی ہے ۔ لندن میں ان کا علاج کروایا جائے اور اخراجات کی کوئی پرواہ نہ کی جائے ۔ حضرت مولوی صاحب بمعہ اہل وعیال تشریف لے آئے ۔ بہت کمزور تھے ۔ مشن ہاؤس سے ملحقہ مکان میں ان کو ٹھہرایا گیا ۔

ان دنوں انگلستان میں نیشنل ہیلتھ سکیم نافذ ہو چکی تھی ۔ جس کے تحت ہر شخص کو کسی قریبی ڈاکٹر کے پاس علاج معالجہ کے لئے رجسٹر ہونا پڑتا تھا اور اس ڈاکٹر کے خط کے بغیر کوئی سپیشلسٹ نہ دیکھتا تھا اور نہ ہی ہسپتال میں داخلہ ملتا تھا ۔ میں مشن ہاؤس کے قریب ہی ایک ڈاکٹر نیومین NEW MAN نامی کے پاس رجسٹر تھا ۔ میں نے ان کو فون کیا وہ مولانا صاحب کو دیکھنے آگئے ۔ بڑی تسلی اور اطمینان کے ساتھ انہوں نے معائنہ کیا ۔ باہر نکل کر مجھے کہا کہ میں کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکا۔ کل اسی وقت پھر آؤنگا ۔ چنانچہ اگلے دن وہ آئے پھر معائنہ کیا ۔ باہر نکل کر مجھے کہا کہ میں کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکا ۔ کل اسی وقت پھر آؤں گا ۔ چنانچہ اگلے دن وہ آئے پھر معائنہ کیا ۔ باہر نکل کر انہوں نے کہا کہ تمہارے دوست کو ٹی بی نہیں ان کو BRONCHIACTESIS ہے یعنی برونکائٹس (BRONCHITIS) کی خراب شدہ صورت ۔ ان کا علاج یہ ہے کہ اس ملک سے فوراً چلے جائیں ۔ آئندہ کبھی مغربی افریقہ کا منہ نہ کریں نہ ہی کسی اور مرطوب آب و ہوا والے ملک میں جائیں ۔ پاکستان میں رہیں یا کسی اور گرم خشک ملک میں ۔ انہیں کوئی تکلیف نہ ہوگی ۔ ٹی بی کی جو دوائی افریقہ سے لے کر آئے ہوئے ہیں وہ استعمال نہ کریں ۔ ڈاکٹر چلا گیا ۔ میں نے اندر جاکر حضرت مولانا صاحب کو مبارک دی کہ آپ کو ٹی بی نہیں ہے مگر وہ نہ مانے اور دریافت کیا کہ کیا ڈاکٹر کو گھر آنے کی فیس دی گئی ہے ۔ میں نے کہا کہ یہاں اس طرح فیس کا کوئی رواج نہیں اگر ہو بھی تو وہ میرا دوست ہے مجھ سے لے گا نہیں ۔ وہ فرمانے لگے کہ اسی وجہ سے اس نے غلط تشخیص کی ہے مغربی افریقہ میں سالہا سال سے میرا معالج ایک انگریز سول سرجن تھا اس کی تشخیص کیسے غلط ہو سکتی ہے ۔ میں نے کہا کہ میں ڈاکٹر کو پھر لے آتا ہوں مجھ سے وہ فیس نہیں لیگا اور نہ ہی میری موجودگی میں لیگا آپ اس کو فیس دے دیں میں آپ کو ادائیگی کر دوں گا ۔

میں ڈاکٹر کے پاس گیا ۔ ایک تو اُسے دوبارہ مولانا صاحب کو دیکھنے کے لئے کہا اور دوسرے WEST BROMPTON-HOSPITAL (ویسٹ برومپٹن ہاسپٹل) جو ٹی بی کے لئے مشہور ہے میں داخلہ کے لئے اس سے چٹھی لی ۔ ڈاکٹر آیا ۔ معائنہ کے بعد مولانا نے فیس پیش کی ۔ اس نے انکار کر دیا اور کہا امام میرا دوست ہے اور اُس نے مجھے بتایا تھا کہ آپ اس کے دوست ہیں ۔ میں ڈاکٹر صاحب کو مصلحتاً نہ ملا ۔ مگر اس نے گھر جاکر مجھے فون کیا کہ تمہارے دوست سے مجھے ایسی توقع نہ تھی ۔ چند دن بعد مولانا صاحب کو ہسپتال میں داخلہ مل گیا ۔ انہوں نے مولانا صاحب کو چند روز رکھا اور مختلف ٹیسٹ کرنے کے بعد ایک چٹھی دے دی کہ مریض کو ٹی ۔ بی نہیں ۔ مرطوب آب و ہوا ان کو راس نہیں ۔ چند روز کے بعد مرکز کی ہدایت پر مولانا صاحب پاکستان روانہ ہو گئے ۔ وہاں جاکر ان کی صحت ٹھیک ہو گئی ۔ کوئی دو سال کے بعد مجھے وکالت تبشیر سے ہدایت موصول ہوئی کہ مولانا نذیر احمد علی صاحب فلاں تاریخ کو لندن پہنچ رہے ہیں ان کو سیرالیون بھجوانے کا انتظام کیا جائے ۔ میں نے حضور کی خدمت میں اور وکالت تبشیر کو الگ الگ لکھا کہ ڈاکٹری رائے ان کو مغربی افریقہ بھجوانے کے خلاف ہے ، اس لئے اس فیصلہ پر نظر ثانی فرمائی جائے ۔ وکالت تبشیر نے مجھے لکھا کہ یہ وکالت کی تجویز نہیں بلکہ حضور کا فیصلہ ہے ۔ حضور نے مجھے لکھا کہ یہ تقرری مستقل نہیں ہے ۔ وہاں جماعت میں ایک جھگڑا ہے اور فریقین نے ہی مولوی صاحب کو ثالث بنانے کی تجویز کی ہے ۔ اس جماعت کی خواہش پر ان کو پانچ چھ ہفتہ کے لئے بھجوایا جا رہا ہے ۔ پھر واپس آجائیں گے ۔

میں حضرت مولانا صاحب کو لینے ایئر پورٹ پر گیا ۔ واپس مشن ہاؤس آتے ہوئے کار میں ہم دونوں ہی تھے ۔ انہوں نے بہت کم باتیں کیں زبان سے خاموش رہے جیسے ناراض ہوں ۔ مولانا صاحب کا سامان ان کے کمرہ میں رکھ کر میں ان کے لئے چائے بنانے اوپر جانے لگا ۔ انہوں نے مجھے بلایا اور کہا کہ چائے سے پہلے میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں ۔ آپ نے میری مغربی افریقہ جانے کی مخالفت کیوں کی ہے ۔ اور آپ کو اس کا کیا حق تھا ۔ میں نے جواب دیا مجھے ہرگز کوئی حق نہیں ۔ آپ کی بھلائی کے لئے میں نے طبی مشورہ مرکز کو یاد دلایا تھا ۔ میں چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے ۔ آپ کو وہ دن یاد ہوں گے جب آپ مغربی افریقہ سے آئے تھے ۔ سلسلہ کی خدمت مغربی افریقہ کے علاوہ اور جگہ بھی تو ہو سکتی ہے ۔ دیکھیں افریقہ سے باہر رہ کر آپ کی صحت کیسی اچھی ہو گئی ہے ۔ حضرت مولانا صاحب نے بڑے جوش میں فرمایا :

I LOVE AFRICANS. I
WANT TO DIE THERE.
I WANT TO DIE THERE.
I WANT TO DIE THERE.

تین مرتبہ انہوں نے یہ اظہار دہرایا ۔

میں نے کہا آپ کا جذبہ اپنی جگہ ہماری تو خواہش ہے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی فعال زندگی عطا فرمائے ۔ آپ خیریت سے واپس آئیں ۔ انہوں نے بڑے جوش سے کہا میرے لئے ایسی دعا نہ کرو ۔ یہ درویش داعی الی اللہ سیرالیون گیا اور وہاں اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی ۔ اس واقعہ کے قریباً ۲۰ سال بعد ۱۹۷۰ء میں مجھے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) کے دورہ مغربی افریقہ میں حضور کی معیت کا شرف حاصل ہوا اور سیرالیون میں BO کے مقام پر حضرت مولانا صاحب کی آخری آرامگاہ پر حاضر ہو کر دعا کرنے کا موقع میسر آیا ۔

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کچھ سال شرق اوسط اور انگلستان میں گذارنے کے بعد جنگ عظیم دوم کے دوران سیرالیون پہنچے اور انہیں بڑا لمبا عرصہ حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا ۔ سیرالیون سے واپسی پر وہ چند روز لندن ٹھہرے اپنے واقعات سناتے ہوئے انہوں نے دو واقعات ایسے سنائے جو عام طور پر اپنی مثال نہیں رکھتے ۔ انہوں نے بتایا جب وہ سیرالیون پہنچے تو جنگ عظیم دوم زوروں پر تھی ۔ ذرائع رسل و رسائل بری طرح متاثر ہوئے ۔ ایک دن مولانا صاحب نے انہیں کہا کہ لوکل مشن کی مالی حالت اچھی نہیں ۔ مرکز سے اخراجات آنہیں سکتے ۔ جو الاؤنس مجھے ملتا ہے وہ آدھا آدھا بانٹ لیتے ہیں ۔ میں اس کا کیا جواب دے سکتا تھا ۔ خاموش رہا ۔ مولوی صاحب نے اپنے الاؤنس کا نصف مجھے دے دیا پھر جب تک مولانا صاحب وہاں رہے اس پر عمل ہوتا رہا ۔ ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ حالات بدل گئے ہیں ۔ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی فرمائیے اور پوری شرح سے الاؤنس بحال کریں اور میرے لئے الگ منظوری حاصل کریں ۔ مولوی صاحب نے کہا گزارہ ٹھیک ہو رہا ہے اسی طرح رہے ۔ میں خاموش ہو گیا اور مولوی صاحب نے جو آدھا آدھا کیا ہوا تھا ۔ وہی بنیادی الاؤنس قرار پایا ۔

دوسری بات جو ہر کسی کو متاثر کرتی تھی ۔ یہ بتائی کہ محترم مولانا صاحب اپنے دوروں میں مجھے اپنے ساتھ رکھتے تھے ۔ یہ میری تربیت کا حصہ تھا ۔ مولانا صاحب جب کوئی ایسا پروگرام بناتے اس میں کوئی تبدیلی نہ کرتے ۔ میں شروع شروع میں بیمار رہتا تھا مگر یہ بیماری پروگرام میں حائل نہ ہوتی تھی ۔ میں بیمار ہوتا تو فرماتے اللہ فضل کرے گا ۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر جب ہم گھر سے باہر سفر پر جائیں گے تو وہ صحت بھی دے دیگا ۔ اس زمانہ میں موٹر کاریں یا بسیں تو نہ تھیں ۔ سفر عموماً پیدل ہی ہوتا تھا ۔ مولانا صاحب مجھے اپنی کمر پر اٹھا لیتے ۔ جب تھک جاتے تو کچھ دیر بیٹھ کر آرام کر لیتے پھر مجھے اٹھا کر چل پڑتے ۔ یہ واقعہ کوئی اتفاقیہ یا ایک دفعہ کا نہ تھا بلکہ اکثر ہوتا رہتا تھا ۔ مولانا صاحب جسم کے لحاظ سے خود بھی بڑے مضبوط نہ تھے ۔

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پندرہ روزہ المصلح کراچی کا اداریہ

بی سی سی آئی پر تہمتوں کی آڑ میں اسلام اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ

شاید بعض لوگوں کو یہ خیال ہو کہ اخبار نویسی اور صحافت کی اخلاقی قدروں کو صرف پاکستان ہی میں پامال کیا جاتا ہے۔ اس خیال کی تائید ۱۹۵۳ء کے فسادات پنجاب کے عدالتی تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ سے ہوتی ہے جس نے بعض تنگ نظر فرقہ پرست صحافیوں اور اخبار نویسوں کی صحافتی بدکرداری کا پردہ چاک کر دیا تھا۔ لیکن آج کل مغربی ذرائع ابلاغ خصوصاً اخبار نویسوں اور صحافیوں نے جس طرح بی سی سی آئی کے خلاف حقیقی یا فرضی تہمتوں کی آڑ میں پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف پراپیگنڈے کی ایک نہ ختم ہونے والی مہم چلا رکھی ہے اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ مغربی صحافت اور اخبار نویس اور ابلاغِ عامہ اس قسم کی اخلاقی کج روی میں فسادات پنجاب کی رپورٹ میں مذکور مذہبی بنیادوں پر فرقہ وارانہ نفرتوں کو ہوا دینے والوں سے کسی طرح پیچھے نہیں ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دھوکے کا کاروبار کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی ضروری ہے اور اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔ ہم ہر قسم کی قانونی کارروائی جس کو جرائم کے اکھاڑ پھینکنے کے لیئے استعمال کیا جائے اس کے طرفدار ہیں لیکن مذہبی فرقہ وارانہ یا نسلی بنیادوں پر پاکستان کو خصوصاً اور اسلام کو عموماً جس طرح بی۔سی۔سی۔آئی پر الزامات کی آڑ لے کر بدنام کیا جا رہا ہے۔ اس کا کوئی جواز نہیں پاتے۔ عالمی سطح پر جس جوش و خروش سے یہ زہر پھیلایا جا رہا ہے اس کے پیدا کردہ زہریلے ماحول میں بی سی سی آئی کے خلاف عدالتوں میں انصاف کے تقاضے پورے ہونے کے امکانات بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔

سات صنعتی ترقی یافتہ ملکوں کا گروہ او ای۔سی۔ڈی (O.E.C.D) اور یو۔این۔او کے ادارے اور مغربی ممالک ایک طرف تمام ملکوں کے مکمل تعاون کی بنیاد پر آزادانہ تجارت (یعنی بغیر محصول اور پابندی کے درآمدی اور برآمدی تجارت) اور ذرائع پیداوار کے نقل و حرکت کے حامی ہوتے ہوئے افرادی قوت کی اپنے ملکوں میں داخلے پر بڑھتی ہوئی پابندی لگاتے رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بنکاری انشورنس تجارت و صنعت کے قیام کیلئے مشاورتی خدمات (CONSULTANCY) اور اسی طرح کے دوسرے کاروبار میں تیسری دنیا کا حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ان حالات کے پس منظر میں مغربی ابلاغ کی بی سی سی آئی پر تہمتوں کی آڑ میں پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈے کی مہم کے دور رس اثرات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مغربی ابلاغ عامہ کے پراپیگنڈے کی اس مہم کے نمونے کے طور پر مختصراً یہ بتانا ضروری ہے کہ پاکستانی اخبار ڈیلی نیوز ۲ر ستمبر کے مطابق واشنگٹن پوسٹ نے چند روز قبل پورے دو صفحات پر بی سی سی۔ آئی کی جو کہانی شائع کی ہے اس میں جناب آغا حسن عابدی کے آباؤ اجداد کا ریاست محمود آباد (یوپی) میں ملازمت کا ذکر کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بی سی سی۔ آئی کا غیر قانونی کاروبار جناب آغا حسن عابدی کا ایک تنزّل پذیر تہذیب و ثقافت میں تربیت پانے کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح پاکستان میں منشیات کے کاروبار اور پاکستان کے مزعومہ ایٹمی توانائی کے پروگرام کے لیئے سامان فراہم کرنے اور اسلحہ کے غیر قانونی کاروبار میں ملوث ہونے کے الزامات بھی عائد کئے ہیں۔ جناب راجہ صاحب محمود آباد کا ذکر اور جناب آغا حسن عابدی کا وہاں کی فضا میں پرورش پانے کا ذکر واشنگٹن پوسٹ کو اس لیئے ضروری معلوم ہوا کیونکہ جناب راجہ صاحب محمود آباد نے تحریک پاکستان اور قیام پاکستان میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔

مذکورہ بالا قسم کے صحافیانہ مضامین لکھنے والے یہ نظر انداز کر دیتے ہیں کہ منشیات کے سب سے بڑے خریدار اور اس کو آگے فروخت کرنے والے تو زیادہ تر خود مغربی ممالک کے لوگ ہیں۔ اسی طرح اسلحہ کی پیداوار اور فروخت پر جن ملکوں کی معیشت کا دارومدار ہے وہ مغربی ممالک خود ہیں۔ اسی طرح دنیا بھر میں غیر قانونی کاروبار سے حاصل کردہ کالے دھن (BLACK MONEY) کا کم سے کم ۸۵٪ حصہ تو مغربی بنکوں میں رکھا جاتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ جب اس کالے دھن کا ۱۵٪ حصہ تیسری دنیا کے ایک بنک کے ہاتھ لگا تو مغرب کے مفاد پرست چونک پڑے اور اس کو برداشت نہیں کر سکے۔

ہم نہ تو مذکورہ بالا قسم کے کاروبار کے طرفدار ہیں اور نہ یہ کہتے ہیں کہ اس قسم کا کاروبار کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی نہ کی جائے۔ البتہ یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ آج دنیا اس دور میں داخل ہو چکی ہے جبکہ اللہ تعالےٰ کی تقدیر کی چکی کھلے طور پر کچھ اس طرح چلتی نظر آ رہی ہے کہ تمام انسان اک نہایت چھوٹی سی دنیا میں ایک دوسرے کے قریب کر دیئے گئے ہیں۔ نفرتوں کی جو دیواریں بڑے بڑے زبردست جابروں اور آمروں نے مذہبی، نسلی، لسانی اور ثقافتی بنیادوں پر کھڑی کی تھیں۔ نقل و حمل کے ذرائع میں خبر رسانی اور ابلاغ عامہ اور سمعی و بصری سہولتوں میں ترقی ہونے کے باعث پہلے ہی ختم ہو چکی تھیں۔ حالیہ دور میں سوویت یونین کا چاروں اطراف سے مقفل ملک جو IRON CURTAIN کے اندر کہلاتا تھا اور اس کی چھوٹی موٹی ظاہری علامت دیوارِ برلن کی شکل میں صرف اور صرف خدائی تقدیر کے ماتحت زمین سے پیوست کر دی گئی ہے۔ بعض انسانوں نے نسل انسانی کو بجائے انس اور محبت سے رہنے کے متحارب گروہوں میں تقسیم کر دیا تھا ان کے مجسمے گرائے جا چکے ہیں۔ ان کے انجام کو دیکھنے کے بعد اس سے سبق حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ کی مشیت روئے زمین کے تمام انسانوں کو پیار اور محبت کے رشتوں میں باندھ رہی ہے۔ اس لیئے ضروری ہے کہ ہم سب خواہ مشرق میں رہتے ہوں یا مغرب میں، خواہ شمال میں رہتے ہوں یا جنوب میں سب مل کر محبت اور الفت کا جھنڈا بلند کریں تاکہ اس زمانے کے لیئے خدائی تقدیر جلد سے جلد پوری ہو۔

(پندرہ روزہ المصلح کراچی ۱۶ر جولائی تا ۳۱ جولائی، یکم اگست تا ۱۵ر اگست ۱۹۹۱ء)

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات — نون سین

بھارت اور خودکشی

خودکشی کسی لمبی چوڑی سوچی سمجھی سکیم کا نتیجہ تو نہیں ہوتی۔ بے شک ذاتی حالات خاصی دیر سے خراب اور غیر مطمئن ہوں لیکن جہاں تک اپنی جان سے ہاتھ دھو لینے کا سوال ہے۔ وہ عام طور پر لمحاتی فیصلہ ہوتا ہے۔ چند لمحوں میں اس بات کا فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اب مزید اس دنیا میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور انسان خودکشی کر لیتا ہے۔ اسی لئے دیکھا گیا ہے کہ جوں جوں خودکشی کے آلات آسانی سے میسر آنے لگے ہیں خودکشیاں بھی پہلے سے زیادہ ہونے لگی ہیں لوگ کنپٹی پر اپنا پستول رکھ کر چلا دیتے ہیں اور فوراً اس دنیا سے دوسری دنیا میں پہنچ جاتے ہیں۔ یا اور کوئی ایسی بات جو انہیں زندگی سے ہاتھ دھونے میں کامیاب کر دے۔ اب سنا گیا ہے کہ ہندوستان میں خودکشی بڑھ رہی ہے ایک ایسی گولی ہے جو آٹھ دس آنے یا زیادہ سے زیادہ ایک روپے میں مل جاتی ہے اگر اسے کھا لیا جائے تو معدے میں ایسی گیسیں نمودار ہوتی ہیں کہ فوری طور پر زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے ہندوستان میں ڈاکٹر حضرات کو اب یہ تشویش لاحق ہے کہ پہلے سے بہت زیادہ لوگ خودکشی کرنے لگے ہیں۔ یہ گولی صحیح طور پر استعمال کی جانے کی بجائے انسان اسے غلط طور پر استعمال کرنے لگا ہے سماجی کارکن اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ یہ گولی گو دراصل گندم کی بوریوں پر رکھنے کے لئے یا سپرے کرنے کے لئے تیار کی جاتی ہے اور جس کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ وہ صرف حکومت کے گوداموں کو فروخت کی جائے اب عام لوگوں کو بھی آسانی سے مل سکتی ہے۔ اور اسی وجہ سے خودکشی کا ایک اور نہایت آسان طریق حاصل ہو جانے کے نتیجہ میں خودکشی کے واقعات پہلے سے بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کیمیکل کو ہونا تو ایسی جگہ پر چاہیئے جہاں اس کا صحیح استعمال کیا جائے یعنی سرکاری گوداموں کو یہ چیز ملنی چاہیئے لیکن اب عوام الناس بھی اسے خودکشی کے لئے استعمال کرنے لگے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دیہات میں جو خودکشی ہوتی ہے اس کا دس سے پندرہ فی صد حصہ اسی زہر کے نتیجے میں رونما ہوتا ہے۔ اس کو ایلپ (ALP) بھی کہتے ہیں۔ اگرچہ اس کا پورا ریکارڈ تو نہیں رکھا گیا۔ کہ کتنے لوگ اس زہر سے مرے ہیں لیکن اوپر جو اندازہ دیا گیا ہے۔ وہ ڈاکٹروں کے خیال میں قریباً قریباً درست ہے۔ جب تک ایلپ کو پوری طور پر کنٹرول میں رکھ کر اس کا صحیح استعمال نہیں کیا جائے گا اور اسے دیگر ہاتھوں میں دئے جانے سے رکاوٹ نہیں پیدا کی جائے گی اس وقت تک خودکشی کا یہ طریق استعمال ہوتا رہے گا۔ ایک سرکاری اندازے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرینڈز فورم سیمینار

سابق آرمی چیف جنرل (ریٹائرڈ) اسلم بیگ کے قائم کردہ فورم "فرینڈز" کے ایک سیمینار منعقدہ اتوار ۱۳ اکتوبر کے موقعہ پر کہا گیا ہے کہ پاکستان کو جلد از جلد اٹامک ڈیوائیس کا دھماکہ کر کے اپنے آپ کو اس نیوکلیئر کلب کا ممبر ثابت کر دینا چاہیئے جو اپنے آپ کو ایک خصوصی حلقہ سمجھتی ہے اور اسے اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے معاہدہ پر دستخط کرنے سے پہلے پہلے یہ کام کرنا چاہیئے۔ پاکستان کے پاس نیوکلیئر اسلحہ ہونا چاہیئے۔ مزید کہا گیا کہ اگر ہمارے پاس ہے تو ہمیں صحیح وقت پر اس کا اظہار کرنا مناسب ہے جہاں تک مغربی ممالک کا تعلق ہے وہ نیوکلیئر اسلحہ صرف اپنے ہی پاس دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہمارے پاس کیوں نہیں؟ سوال کیا گیا جنرل ریٹائرڈ کے۔ ایم۔ عارف نے سیمینار میں شرکت کرنے والوں سے کہا کہ یہ بات نہایت ضروری ہے۔

سابق وزیر خارجہ آغا شاہی نے بھی یہی تھیوری پیش کی لیکن وہ اس سے ذرا آگے بڑھے۔ اور انہوں نے کہا کہ دھماکہ کرنے کے باوجود پاکستان کو نیوکلیئر اسلحہ کے پھیلاؤ کے روکنے کے معاہدہ پر ہرگز دستخط نہیں کرنے چاہئیں۔ بھارت ایسا کرے بھی تو پاکستان کو اس سے انکار کر دینا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی حکومت نے تو پہلے ہی دھماکہ کر لیا ہوا ہے۔ اور جب وہ اس معاہدے پر دستخط کریں گے تو انہیں نیوکلیئر پاور کا درجہ مل جائے گا جیسا کہ امریکہ کا بھی یہی درجہ ہے اسی طرح سوویٹ یونین اور بعض دوسرے ممالک کا بھی۔ معاہدہ سے بھارت کو اس بات سے آزادی مل جائے گی کہ اس کے نیوکلیئر اسلحہ کے پلانٹ کا معائنہ کیا جائے اور وہ اس بات میں کوئی روک محسوس نہیں کرے گا کہ وہ ایٹم بم بناتا چلا جائے۔ جیسا کہ دوسرے نیوکلیئر اسلحہ رکھنے والے کر رہے ہیں۔ پاکستان اس قسم کے ممالک کی فہرست میں شامل نہیں ہوگا کیونکہ اس نے اپنے آپ کو دھماکہ کرنے کے قابل ثابت نہیں کیا ہوگا۔ اور اسی کے نتیجہ میں ہمارے نیوکلیئر پاور پلانٹ کا معائنہ کیا جاتا رہے گا۔ اگر ان حالات میں اس معاہدے پر دستخط کر دیئے جائیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پاکستان نے یکطرفہ طور پر نیوکلیئر اسلحہ بنانے سے ہاتھ کھینچ لیا ہے جبکہ بھارت قانونی طور پر اس کا مجاز ہوگا کہ وہ یہ اسلحہ بناتا رہے۔

مسٹر شاہی کی تقریر کے بعد جنرل (ریٹائرڈ) عارف نے حاضرین سے خطاب کیا اور اس بات پر زور دیا کہ پاکستان کو تمام ایسے نیوکلیئر اسلحہ کی ضرورت ہے جو حملہ آوروں کو حملہ کرنے سے روک سکے۔ اگر آپ کے پاس یہ اسلحہ نہیں ہے تو آپ کو اس سلسلے میں بلیک میل کیا جائے گا۔ ہندوستان اس بات کی بنیاد رکھ رہا ہے کہ اس اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے معاہدے پر دستخط کیئے جائیں۔ لیکن پاکستان کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو بھارت کے برابر ثابت کرنے کیلئے وہ بھی دھماکہ کرے۔

اس سیمینار میں بہت سے فوج کے ریٹائرڈ اعلیٰ افسران۔ ائرفورس اور نیوی کے افسران سفارت کار۔ دانشور ماہران تعلیم اور سیاست دانوں نے شرکت کی۔ مقررین میں سے تین بڑے مقرر تھے۔ مسٹر مقبول اے بھٹی ڈاکٹر انور خان اور مسٹر آغا شاہی صدارتی خطاب جنرل ریٹائرڈ کے۔ ایم عارف نے پیش کیا۔ ہر تقریر کے بعد سوالات کا وقفہ دیا گیا۔ اگرچہ جنرل ریٹائرڈ بیگ نے حاضرین کو اس سیمینار میں خوش آمدید کہا لیکن انہوں نے اس موقعہ پر کوئی تقریر نہیں کی۔ سابق وزیر خارجہ مسٹر آغا شاہی نے خاصی طویل تقریر میں پاکستان کے دفاع اور اس کی حفاظت کے متعلق متعدد باتیں بیان کیں۔ انہوں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ خارجہ پالیسی کا اس علاقے میں کس طرح تختہ الٹا گیا ہے۔ اور کس طرح بھارت اور امریکہ کے تعلقات زیادہ بہتر ہو گئے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ جنوبی ایشیاء میں بھارت کی فوجی طاقت بہت زیادہ ہے۔ جہاں تک اس کے نیوکلیئر اسلحہ رکھنے کا سوال ہے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کو اس بات کا علم ہے۔ اور ان کی خاموش اجازت اس میں شامل ہے اس کے بالمقابل امریکہ پاکستان پر مختلف قسم کی پابندیاں لگا رہا ہے۔ تاکہ پاکستان نیوکلیئر اسلحہ کا خیال دل سے نکال دے۔ پاکستان پر امریکہ کا جو دباؤ ہے اس نے اب ایک نیا زاویہ اختیار کر لیا ہے۔ اور وہ ہے امریکہ اور بھارت کا اتحاد اور ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بات نہایت دور رس نتائج پیدا کر سکتی ہے جس سے سیاسی فوجی اور تجری اتحاد کی ضرورت پیش آئے گی۔ امریکہ اور بھارت اس علاقے میں متحد ہو کر اثر انداز ہونا چاہتے ہیں۔ یہی بات امریکہ کے سیاسی تجزیہ نگار جو بھارت کے حامی پیش کر رہے ہیں۔ جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے اس نے خلیج میں اپنی فوج کا اثر بڑھا لیا ہے اور اس علاقے میں اپنا جدید ترین اسلحہ اکٹھا کر لیا ہے آپ نے ایک سوال پوچھا۔ کیا بھارت اس معاہدے پر دستخط کر دے گا جس کے ذریعے نیوکلیئر اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکنا مقصود ہے ابھی ایک ماہ گذرا ہے کہ بھارت کے وزیر اعظم نے اس بات سے انکار کر دیا تھا۔ کیا امریکہ اپنے اثر و رسوخ کے ماتحت بھارت کو اس بات پر آمادہ کر سکے گا کہ وہ ایسے معاہدے پر دستخط کرے۔ اس کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ اس بات کا اقرار کر لیا جائے کہ بھارت کے پاس نیوکلیئر اسلحہ موجود ہے۔ ایسا کرنے سے بھارت کو ہر قسم کے معائنے سے آزاد کر دیا جائے گا جبکہ پاکستان پر یہ دباؤ رہے گا کہ کہیں یہ نیوکلیئر اسلحہ تیار نہ کر لے اس لئے اس کا معائنہ کرنا ضروری ہے۔ آغا شاہی نے اس سلسلے میں بہت سی مفید باتیں حاضرین کو بتائیں۔

بقیہ: صہ ۳ سے آگے

سردار ہے۔ اس کے متعلق بھی ایسا ہی واقعہ ہوا۔ ترکوں کی دو شاخیں ہیں ایک شاخ بولاس ہے جس میں سے ہم ہیں اور دوسری شاخ وہ ہے جس میں چنگیز خان باقر خان اور قبلائی خان وغیرہ مشہور لوگ گذرے ہیں۔ چنگیز خان کا باپ جب مر گیا اور اس کی ماں بیوہ ہو گئی تو ملک کے رواج کے لحاظ سے اس کی ماں ہی بادشاہ تسلیم کی گئی۔ ایک دن اس کی ماں نے درباریوں کو بلایا اور کہا کہ مجھے حمل ہو گیا ہے۔ درباریوں نے شور مچا دیا کہ ہم تجھے قتل کر دیں گے۔ اس نے کہا اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نور آیا ہے اور وہ میرے آر پار ہو گیا ہے اس کے ساتھ ہی مجھے بتایا گیا۔ کہ تیرے ہاں ایک لڑکا ہوگا جو دنیا کا بادشاہ ہوگا۔ چنانچہ اس کے بعد جب میں بیدار ہوئی تو مجھے حمل ہو چکا تھا۔ انہوں نے یہ سن کر صبر کر لیا۔ اور فیصلہ کیا کہ ہمیں اس خبر کے پورا ہونے کا انتظار کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اسی حمل سے چنگیز خان پیدا ہوا۔ جس سے ساری دنیا میں بڑی بھاری تباہی آئی۔ اور وہ دنیا کا بادشاہ بنا

اسی طرح اور بہت سے واقعات انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں بیان ہوئے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ اسی قسم کے جتنے بچے پیدا ہوئے ہیں ان کے پیدا ہونے سے پہلے عورتوں کو کوئی نہ کوئی خواب بھی آئی ہے جس کی وجہ سے ہم ان پہ الزام نہیں لگا سکتے اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے جھوٹ بولا۔ پس مسیح کی بن باپ ولادت کوئی قابل تعجب نہیں۔ کیونکہ مسیح کی پیدائش کے علاوہ اس قسم کے اور بھی کئی واقعات تاریخ میں ملتے ہیں۔

اخبارات کی سرخیاں

○ مشرق وسطیٰ امن کانفرنس ۳۰ اکتوبر کو ہو گی۔ دعوت نامے جاری کر دیئے گئے۔

○ پاکستانی سیاست میں ڈرگ مافیا کا بڑا عمل دخل ہے۔ سمگلروں کے نام بھی ظاہر نہیں کیئے جاتے۔

○ ہیروئن اور چرس کی سمگلنگ جاری ہے۔ پاکستانی حکومت کے یہ دعوے بے معنی ہیں کہ پوست کی کاشت کم ہو گئی ہے

(وائس آف جرمنی)

○ جرمنی نے پاکستان کی امداد کم کرنے کے فیصلہ سے حکومت کو آگاہ کر دیا ہے۔ انسانی حقوق۔ قانونی تحفظ۔ آزاد معیشت اور سیاسی عمل کے معیار پہ پورا اترنے والے ملکوں کو ہی امداد ملے گی۔

(جرمن سفارت کار)

○ ہماری خواہش ہے کہ یہ لوگ خونی انقلاب سے پہلے چلے جائیں۔

(اصغر خان)

ایک خط — ایک دعا

محترمہ شمیم سرور صاحبہ دار العلوم وسطی ربوہ سے لکھتی ہیں:۔

میں ایک عرصے سے اخبار الفضل کا مطالعہ کر رہی ہوں۔ اور ہر روز بے چینی سے اخبار کا انتظار کرتی ہوں۔ آپ نے جس خوبصورتی سے اخبار الفضل کا معیار بلند کیا ہے اس کے لئے آپ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ خاص طور پر آپ نے کاغذی پیرہن کا جو سلسلہ شروع کیا ہے۔ یہ بہت ہی علمی اصلاحی تربیتی ایمان افروز اور معلوماتی سلسلہ ہے خاص طور پر موجودہ حالات میں یہ سلسلہ خاص طور پر نئی نسل کے لئے بہت ہی کارآمد ہے مجھے امید ہے کہ میری طرح سب ہی اس سلسلہ کو بہت پسند کرتے ہوں گے

باقی صہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسّم

کھیل اور کھلاڑی

پاکستان نے ولز کپ انٹرنیشنل ٹورنامنٹ کے فائنل میں بھارت کو ۷۲ رنز سے ہرا دیا اور اس طرح آسانی کے ساتھ فائنل جیت لیا۔ فائنل میچ کی خاص بات عاقب جاوید کی شاندار باؤلنگ تھی جنہوں نے ۳۷ رنز دے کر ۷ کھلاڑیوں کو آؤٹ کر کے ون ڈے انٹرنیشنل میچوں میں کم سے کم سکور دیکر زیادہ سے زیادہ کھلاڑیوں کو آؤٹ کرنے کا ورلڈ ریکارڈ قائم کیا۔ ان کے اس ورلڈ ریکارڈ میں ایک ہیٹ ٹرک بھی شامل ہے۔ انہوں نے تین کھلاڑیوں روی شاستری، اظہر الدین اور ٹنڈولکر کو ایل بی ڈبلیو آؤٹ کر کے ہیٹ ٹرک مکمل کی تین کھلاڑیوں کو مسلسل تین گیندوں پر ایل بی ڈبلیو آؤٹ کرنا بھی ایک نیا ورلڈ ریکارڈ ہے۔

بھارت نے صبح ٹاس جیت کر پاکستان کو پہلے کھیلنے کی دعوت دی پاکستان کی طرف سے ساجد علی اور عامر سہیل نے کھیل کا آغاز کیا مگر آغاز میں ہی پاکستان کو دو ابتدائی نقصانات اٹھانا پڑے جب ۲۳ کے مجموعی سکور پر عامر سہیل ۴ اور ساجد علی ۱۰ رنز بنا کر پویلین میں جا چکے تھے پہلی وکٹ ۶ اور دوسری ۲۳ کے سکور پر گری۔ ساجد علی کی ناکامی کی یہ مسلسل تیسری اننگز تھی تاہم ساجد علی کے آؤٹ ہونے کے بعد زاہد فضل اور سلیم ملک خوب جم کر کھیلے اور تیسری وکٹ کی شراکت میں ۱۷۱ رنز کا اضافہ کیا۔ زاہد فضل ٹخنے میں شدید تکلیف کے باعث سنچری مکمل نہ کر سکے۔ انہوں نے سنچری مکمل کرنے کی پوری کوشش کی مگر جب ان کا انفرادی سکور ۹۸ تھا وہ اپنی تکلیف کی شدت برداشت نہ کر سکے اور گراؤنڈ میں گر پڑے بعد ازاں انہیں سٹریچر پر ڈال کر گراؤنڈ سے باہر لے جایا گیا۔ ان کے بعد عمران خان کھیلنے آئے مگر تھوڑی دیر بعد سلیم ملک ۸۷ رنز بنا کر پربھاکر کی گیند پر اظہر الدین کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہو گئے۔ بعد میں اعجاز احمد کھیلنے آئے اور آخر تک ۱۶ رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ اسی اثناء میں عمران خان ۱۳ وسیم اکرم ۳ اور معین خان ۵ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔ انہیں علی الترتیب کپل دیو اور پربھاکر نے آؤٹ کیا اس طرح پاکستان نے مقررہ اوورز میں ۶ وکٹوں کے نقصان پر ۲۶۲ رنز بنائے بھارت کی طرف سے پربھاکر اور کپل دیو کامیاب باؤلر ثابت ہوئے دونوں نے تین تین کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا بھارت کو میچ جیتنے کیلئے مقررہ اوورز میں ۲۶۳ رنز کی ضرورت تھی مگر اس کی پوری ٹیم ۴۶ ویں اوور میں ۱۹۰ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی بھارت کی پہلی وکٹ ۳۲ رنز کے سکور پر گری جب سدھو عاقب جاوید کی گیند پر معین کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہو گئے انہوں نے ۲۱ رنز بنائے جب بھارت کا سکور ۴۷ پر پہنچا تو روی شاستری بھی عاقب جاوید کی گیند پر ایل بی ڈبلیو آؤٹ ہو گئے۔ عاقب جاوید کی اگلی بال پر بھارت کے کپتان اظہر الدین بھی ایل بی ڈبلیو آؤٹ ہو گئے۔ اور پھر ٹنڈولکر بھی اس سے اگلی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہو گئے اس طرح عاقب جاوید نے تین کھلاڑیوں کو ایل بی ڈبلیو کر کے اپنی ہیٹ ٹرک مکمل کی۔ سکور بورڈ پر چار کھلاڑیوں کے آؤٹ ہونے پر ۴۷ سکور تھا۔ اس کے بعد بھارتی ٹیم کو کافی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا وکٹ کے دوسرے اینڈ پر منجریکر کھڑے رہے اور آہستہ آہستہ سکور کو بڑھاتے رہے ٹنڈولکر کے بعد کینبلی کھیلنے آئے مگر مجموعی سکور جب ۱۰۰ پر پہنچا تو کینبلی، ساجد علی کی ایک ڈائرکٹ تھرو کا نشانہ بن گئے اور ۳۰ کے انفرادی سکور پر رن آؤٹ ہو گئے کینبلی کے بعد کرن مورے کے سوا کوئی بھی کھلاڑی جم کر نہ کھیل سکا کپل دیو ۸، پربھاکر ۹، اور سری ناتھ ۱۴ اور راجو ۲ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے جبکہ کرن مورے ۲۵ رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ اس طرح بھارت کی پوری ٹیم ۱۹۰ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی پاکستان کی طرف سے عاقب جاوید نے ۳۷ رنز دے کر ۷ کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا جو ون ڈے کرکٹ میں ایک نیا ریکارڈ ہے اکرم رضا نے ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا جبکہ دو بھارتی بیٹسمین ساجد علی کی ڈائرکٹ تھرو کا شکار ہوئے جن میں کینبلی اور راجو شامل ہیں۔ عاقب جاوید کے ۳۷/۷ سے پہلے ڈیوس کا ورلڈ ریکارڈ ۵۸/۷ تھا۔ عاقب جاوید کو مین آف دی میچ اور منجریکر کو مین آف دی سیریز قرار دیا گیا۔

اطلاعات و اعلانات

تبدیلی نام:۔ میں نے اپنے بیٹے محمد زاہد ارشد ولد محمد ارشد ناصر کا نام تبدیل کر کے رضوان احمد افضل رکھ دیا ہے۔ اب اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ (محمد ارشد ناصر)

تقریب تقسیم انعامات

مورخہ ۹ر اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز بدھ بیت الانوار دارالصدر شمالی ربوہ میں تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ یہ تقریب محلہ دارالصدر شمالی کے نوجوانوں کے سال ۹۱-۹۰ء میں ربوہ بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر عمل میں آئی۔ مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب نے مذکورہ مجلس کے اراکین عاملہ میں انعامات اور اسناد تقسیم کیں۔ قبل ازیں معتمد حلقہ صدر شمالی نے رواں سال کی کارکردگی پر مشتمل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ آخر میں مکرم راجہ منیر احمد صاحب نے نوجوانوں کو اپنی نصائح سے نوازا اور دعا کروائی۔ یاد رہے کہ گذشتہ سال بھی مذکورہ مجلس نے یہی اعزاز حاصل کیا تھا خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجلس کو مزید خدمتِ دین کرنے اور یہ اعزاز برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(زعیم دارالصدر شمالی)

بقیہ: صا سے آگے

بے اختیار دل سے نکلتا ہے (-) سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے۔ (صاحب ایمان) تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے کیا بلحاظ اس کے کہ اس کو پیدا کیا ہے اور یہ ایک عظیم الشان انعام انسان پر ہے کیونکہ ساری خوشیاں اور خوشحالیاں اس کے بعد ملتی ہیں کہ پیدا ہو۔ پھر پیدا بھی اپنے رب کے ہاتھ ہوا جو بتدریج کمالات تک پہنچاتا ہے۔ چونکہ وہ فی الواقعہ حمد کا مستحق ہے۔ اس لئے ہم بھی نحمدہٗ کہتے ہیں یعنی ہم بھی ایسے رب کی حمد میں دلی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ بہت سے وجوہات ہیں جو ہم پر حمدِ الٰہی کا فرض ٹھہراتے ہیں۔ منجملہ جنابِ الٰہی کی حمدوں کے یہ ہے کہ انسان کا حوصلہ ایسا وسیع نہیں کہ وہ ساری دنیا سے تعلق رکھے اور محبت کر سکے۔ نبیوں اور رسولوں کو بھی جب تباہ کار، سیہ روزگار شریروں نے دکھ دیا تو آخر ان میں سے ایک بول اٹھا کہ اے میرے رب! تو زمین پر کافروں میں سے کسی کے گھر کو باقی نہ چھوڑ) فی الحقیقت ان پر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ شریر نفوس کی حیاتی بھی پسند نہیں کرتے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کا اتنا حوصلہ کہاں ہو سکتا ہے کہ سارے جہان سے اس کا مخلصانہ تعلق ہو۔ پس اس سلسلہ کو وسیع کرنے کے باوجود محدود کرنے کے لئے نکاح کا ایک طریق ہے جس سے ایک خاندان اور قوم میں ان تعلقات کی بناء پر رشتۂ اخلاص اور محبت پیدا ہوتا ہے۔"

(خطبہ نکاح فرمودہ ۷ر فروری ۱۹۰۸ء)

بقیہ صـ۴ سے آگے

مجھے اٹھائے ہوئے ہیں اور دعوت الی اللہ اور تربیتی سفر پر رواں دواں ہیں۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

بقیہ صـ۵ سے آگے

کے مطابق ۱۹۸۹ء اور ۱۹۹۰ء کے سال میں اس کیمیکل سے مرنے والوں کی تعداد ۶۶۴ ہے۔ اس سے پہلے سال صرف ۱۹۵ لوگ اس دوائی سے ہلاک ہوئے تھے۔ سرکاری حکام کا یہ بھی کہنا ہے کہ خودکشی کے واقعات زیادہ تر غریب کسانوں میں دیکھے گئے ہیں۔ اس میں مرد بھی شامل ہیں اور عورتیں بھی۔ عورتیں تو اکثر گھر کی پریشانی کے باعث اس طرح خودکشی کرتی ہیں۔ چونکہ اس کیمیکل کا اثر فوری طور پر ہو جاتا ہے۔ اور اس کا کوئی تریاق بھی میسر نہیں ہے۔ اس لئے خودکشی کرنے والے اس کیمیکل کو زیادہ آسان سمجھتے ہوئے استعمال کرتے ہیں۔

بقیہ صـ۶ سے آگے

آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق ملی ہے کہ آپ ان حالات سے اور ان سرگرم کارکنان احمدیت کے حالات سے نئی نسل کو آگاہ کر رہے ہیں جن کی قربانیاں قیامت تک یاد رہیں گی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ اس خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کے ارادوں کو بلند رکھے اور صحت اور سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وفاقی حکومت نے مبینہ طور پر قابل اعتراض سرگرمیوں میں حصہ لینے پر قومی وصوبائی اسمبلیوں کے سات اراکین دو سینیٹروں اور بعض وفاقی سیکریٹریوں سمیت ۵۵۹ افراد کے ملک سے باہر جانے پر پابندی لگادی ہے۔ ان میں سابق وزیر اعظم کی سیکرٹری سمیت ۲۲ خواتین بھی شامل ہیں۔

○ لیاقت باغ راولپنڈی میں پی ڈی اے کے تحت ایک زبردست جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہاہے کہ حکمران طبقہ راتوں رات امیراور عوام غریب ہو رہے ہیں۔ انہوں نے متنبہ کیاکہ حکمران یاد رکھیں قبر میں اکیلے ہی جانا ہے۔

○ چھالیہ میں پنجاب اسمبلی کا ضمنی انتخاب آئی جے آئی نے جیت لیا۔

○ ملت ٹریکٹرز لمیٹڈ کارکنوں کو فروخت کردیا گیاہے۔

○ افغان مجاہدین کے دو اہم لیڈروں پروفیسر سیاف اور یونس خالد نے ماسکو جانے سے انکار کردیاہے۔ دیگر افغان مجاہدین کے لیڈر ۳ نومبر کو روس روانہ ہونگے۔

○ شارجہ میں تین ملکی کرکٹ ایک روزہ ٹورنامنٹ میں پاکستان نے بھارت کو ۷۲ رنز سے ہرا کر ٹورنامنٹ جیت لیا پاکستان کے کرشمہ ساز باؤلر عاقب جاوید نے ۳۷ رنز دے کر سات وکٹیں حاصل کیں اور یوں ون ڈے کرکٹ میں عالمی ریکارڈ قائم کر دیا۔ زاہد فضل نے ۹۸ اور سلیم ملک نے ۸۷ رنز بناکر مضبوط سکور کیا عاقب جاوید مین آف دی میچ رہے۔ ٹورنامنٹ کے بہترین کھلاڑی بھارت کے سنجے منجریکر رہے جبکہ سب سے زیادہ چھکے لگانے کا انعام عمران خان کو ملا۔

○ وفاقی وزیر چوہدری شجاعت نے کہاہے کہ پولیس نظام میں اصلاح کے لئے نئے قوانین تیار کر لئے گئے ہیں۔

○ ڈیرہ اسماعیل خان کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے قریب جمعہ کو ٹائروں کو آگ لگا کر سرکلر روڈ کو تین گھنٹے تک ٹریفک کے لئے بند کر دیا گیا یہ قدم مشتعل شہریوں نے اٹھایا جن کا ایک مریض ڈاکٹر کی عدم موجودگی میں دم توڑ گیا تھا۔

○ انجمن سپاہ صحابہ کے ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کہاہے کہ موجودہ قومی اسمبلی دنگل اور اکھاڑے کا منظر پیش کرتی ہے۔

○ وزیر اعظم نے پنجاب میں بلدیاتی انتخابات ملتوی کرنے کی تجویز مسترد کردی ہے۔

○ افغان طیاروں نے پاکستان کے سرحدی علاقے میں نیپام بموں سے حملہ کیا۔ یہ پہلی بار ہے کہ پاکستان علاقے میں نیپام بم برسائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ افغان علاقے میں مجاہدین کے جمگھٹوں پر بھی افغان طیاروں نے حملے کئے جس سے ۵ افراد ہلاک ہوگئے

○ چین کے صدر پانچ روزہ دورے پر پاکستان پہنچ رہے ہیں۔

○ وزیر اعظم نے نماز جمعہ کے بعد درخواستیں پیش کرنے والوں سے کہا کہ عوام کے مسائل جلد حل کئے جائیں گے اور اس سلسلے میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ میر تاج محمد جمالی نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم وقت کی اہم ضرورت ہے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ بھارت کشمیر کے مسئلے پر جوبات چیت کے لئے رضا مند ہوا ہے اس کی وجہ کشمیر کے حریت پسندوں کا دباؤ ہے انہوں نے کہا کہ اس تبدیلی کا سارا کریڈٹ حریت پسندوں کو جاتا ہے۔

○ سندھ میں پنوں عاقل کے قریب ڈاکوؤں نے تین روز میں دس افراد کو اغوا کر لیا ہے۔ یہ افراد کلہوڑو قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اس پر احتجاج کرتے ہوئے قبیلے کے لوگوں نے قومی شاہراہ بلاک کردی۔

○ کوئٹہ میں فرنٹیئر کانسٹیبلری کے اہلکار پانچ پولیس ملازمین کو اٹھاکر لے گئے۔

○ بلوچستان کے وزیر خزانہ مسٹر اسلم رئیسانی نے مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔

○ سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے چیئرمین نے بتایاہے کہ دفاع کے سوا تمام اخراجات قرض سے ادا ہو رہے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ جنوب مشرقی ایشیاء کے سات ممالک کی تنظیم سارک کی چھٹی سربراہ کانفرنس ۷ نومبر کو کولمبو میں منعقد ہوگی۔ اس میں رکن ملکوں میں تجارت کو آزاد کرنے غربت کا شکار افراد کی بہتری کے لئے اقدامات کرنے اور دیگر علاقائی تعاون پر غور کیا جائے گا۔

○ امریکہ کے صدر بش نے کہا ہے کہ ۳۰ اکتوبر کو میڈرڈ میں ہونے والی امن کانفرنس کی کامیابی کے لئے افہام و تفہیم اور صبر و تحمل لازمی شرط ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اپنا کوئی حل نہیں ٹھونسے گا۔ انہوں نے کانفرنس کے انعقاد کے لئے جیمز بیکر کی کوششوں کی تعریف کی۔ صدر بش اس مقصد کے لئے پیر کو میڈرڈ روانہ ہونگے اور بدھ کو کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔

○ سوویت یونین کے وزیر خارجہ مسٹر بورس پینکن نے کہاہے کہ آزادی کا اعلان کرنے والی جمہوریاؤں اور تمام سوویت یونین میں موجود ایٹمی ہتھیار صدر گورباچوف کے کنٹرول میں ہیں تاہم جن جمہوریتوں میں ایٹمی ہتھیار موجود ہیں ان کے سربراہوں کا یہ حق ہے کہ انکو ان ہتھیاروں کے بارے میں معلومات حاصل ہوں۔

○ روس کی سب سے بڑی ریاست رشین فیڈریشن اور آزاد ہونے والی ریاست اسٹونیا نے آپس میں سفارتی تعلقات قائم کر لئے ہیں۔

○ روسی ریاست یوکرائن نے معاشی اصلاحات کا ایک بل اپنی پارلیمنٹ سے منظور کروایا ہے۔ جس کے تحت الگ کرنسی، الگ سنٹرل ریزرو بنک اور معیشت کو الگ کرنے کے دیگر اقدامات شامل ہیں۔

○ زائر میں سیاسی بحران شدت اختیار کر گیاہے۔ اپوزیشن نے نئے وزیر اعظم کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ صدر موبوتو نے چند دن قبل سابقہ وزیر اعظم کو برطرف کر دیا تھا۔

○ سری لنکا میں تامل باغیوں نے ۹ فوجیوں اور ۶ شہریوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

○ جاپان میں شدید زلزلہ آیا ہے۔

○ خلیج میں اب بھی ۳۳ ہزار امریکی فوجی موجود ہیں۔ امریکہ کی خواہش ہے کہ مشرق وسطی میں موجود دس لاکھ ٹن اسلحہ فوجی تعاون کے معاہدے کی شرط پر تقسیم کیا جائے۔

پتہ

ہومیوپیتھک کلینک
حنیف
۱۷۶۔ بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور اب اسکی بجائے اسی مارکیٹ کی دکان نمبر ۸۴ میں منتقل ہوگیاہے۔ موسم گرما کے اوقات کار
اتوار سے جمعرات تک صبح ۹ ½ بجے سے ۱۲ بجے تک
شام ۵ ½ بجے سے ۷ ½ بجے تک
ہر جمعہ کی شام اور ہفتہ کی صبح دواخانہ بند رہا کریگا۔
ہر مہینہ کے آخری پیر کے دن دواخانہ بند رہا کریگا۔
خاکسار: ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ
حال لاہور

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کے مشہور شاگرد (رجسٹرڈ)
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
○ بے اولاد ○ نرینہ اولاد سے محروم
○ اٹھراء ○ بچوں کا سوکھا پن
گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ، ۰۴۳۱ ، ربوہ فون ۹۰۶-۲۵۲۴-۰۴
لاہور۔ اسلام آباد۔ قلعہ کالر والہ۔ ملتان۔ کراچی